حضرت صوفی علی حسین شاہ صاحب
(آنولوی) مقیم حال۔ بمبئی

ان کی نگاہ میں ہے جمالِ جہاں نما خواجہ حسنؒ ہیں ان کی محبت کا آئینہ
دل ان کا حسنِ جلوہ گہہ کوہِ طور ہے صوفی علی حسین پہ لطفِ حضور ہے

مرشد پہ اپنے ہیں یہ دل و جان سے فدا آقا حسنؒ کی ذات سے ہے ان کا واسطہ
چہرے پہ ان کے پیرِ طریقت کا نور ہے صوفی علی حسین پہ لطفِ حضور ہے

حاصل ہے ان کو قربتِ آقا حسنؒ کا فیض پہنچا ہے ان کو نسبتِ آقا حسنؒ کا فیض
عرفاں کی روشنی ہے ریاضت کا نور ہے صوفی علی حسین پہ لطفِ حضور ہے

جو شخص ہو گیا ہے دل و جان سے غلام اس کو جہانِ عشق میں حاصل ہے اک مقام
وہ دین کے قریب ہے دنیا سے دور ہے صوفی علی حسین پہ لطفِ حضور ہے

مجھ سے نگاہِ شیخ نے یہ راز کہدیا یہ بات کہہ رہا ہوں میں دنیا سے برملا
اس دور کا یہ مردِ قلندر ضرور ہے صوفی علی حسین پہ لطفِ حضور ہے

ان کو نشاط و عیش کی دنیا سے کیا غرض جام و صراحی ساغر و مینا سے کیا غرض
دل ان کا عشقِ پیر کے نشّہ میں چور ہے صوفی علی حسین پہ لطفِ حضور ہے

افسانہ دل نشیں ہے محبت کی قید کا ہے ان کو اختیار سیاہ و سپید کا
سمجھے وہ میری بات جسے کچھ شعور ہے صوفی علی حسین پہ لطفِ حضور ہے

سچ ہے بھروسہ کرتا نہیں کائنات پر تکیہ کئے ہوئے ہے یہ خالق کی ذات پر
صادقؔ بھی ایک بندۂ ربِّ غفور ہے صوفی علی حسین پہ لطفِ حضور ہے